۷ ربیع الاول ۱۴۴۳ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 239)

گھروں میں بدامنی کیوں ہے؟

- میاں بیوی میں سے کوئی بداخلاق ہو تو دوسرا کیا کرے؟ 2
- گھر میں روٹی رہے گی یا نہیں!! (حکایت) 5
- شوہر مارتا ہو تو بیوی کیا کرے؟ 9
- جلوسِ میلاد میں ڈھول بجانا کیسا؟ 15

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

گھروں میں بدامنی کیوں ہے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۹صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر 10 رَحمتیں نازل فرماتا ہے، 10 گناہ مٹاتا ہے اور 10 درجات بلند فرماتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

گھروں میں بدامنی کیوں ہے؟

سُوال: ہمارے گھروں میں بدامنی اور بے سکونی بہت پائی جاتی ہے، اِس کا کوئی حَل ارشاد فرمادیجئے۔ (فہد۔ کراچی)

جواب: غالباً گھروں میں بعض غلطیاں شروع سے ہی چلی آرہی ہوتی ہیں، ایسا لگتا ہے کہ جیسے گھر میں طے ہو کہ "شریعت کی فلاں فلاں خلاف ورزی کی جائے گی۔" کافی عرصہ پہلے میں کسی کے گھر گیا تھا اس نے بتایا کہ "ہم میاں بیوی میں لڑائی ہوتی رہتی ہے" تو میں نے اُسے کہا کہ یار! تم لوگ شادیاں اس طرح کرتے ہو کہ رَحمت کے سارے دروازے ہی بند کر لیتے ہو، کوئی ایک سوراخ بھی ایسا نہیں چھوڑتے جس سے رَحمت داخل ہو سکے، جب شادی میں گانے بجیں گے، میوزیکل فنکشنز ہوں گے، بے پردگیاں ہوں گی اور مرد و عورت ایک ساتھ مل کر اُودھم بازیاں کریں گے تو گھروں میں لڑائی نہیں ہوگی تو اور کیا ہوگا!! جب گھر میں رَحمت نہیں آئے گی تو نحوست ہی آئے گی۔ جب ہم اپنے اعمال کی وجہ سے خُدائے رَحمٰن کی رضا حاصل کرنے میں ناکام رہیں گے تو گھر میں شیطان دَندناتا پھرے گا۔ گھروں میں صِرف

---

1 ...... یہ رِسالہ ۷ رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۲ھ بمطابق 24 اکتوبر 2020 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ...... نسائی، کتاب السھو، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی، ص ۲۲۲، حدیث: ۱۲۹۴۔

لڑائیاں ہی نہیں ہوتیں بلکہ اور بھی بہت کچھ ہوتا ہے، اِس لئے شروع سے ہی شادیوں کی تقریبات میں شریعت کی پابندی ہونا ضروری ہے۔ اللہ و رسول کی فرماں برداری کے ساتھ سنّتوں کے مطابق تمام تقریبات ہونی چاہئیں، لیکن اس طرح کی تقریبات شاذ و نادر ہی کہیں ہوتی ہوں گی جہاں شریعت کی پابندی کا خیال رکھا جاتا ہو گا، ورنہ ہر جگہ گناہوں کے ساتھ ہی یہ سلسلے ہو رہے ہوتے ہیں۔ اللہ کریم آسانی کرے۔

بعض اوقات میاں بیوی کی آپس میں Understanding (یعنی مفاہمت) نہیں ہوتی جس کی وجہ سے لڑائیاں ہو جاتی ہیں۔ کبھی کبھی تو شروع کے ایک آدھ ہفتے میں ہی لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں، بلکہ بعض اوقات طلاق بھی ہو جاتی ہے۔ یہ سب زبان کی بے احتیاطی کی وجہ سے ہوتا ہے، کیونکہ جب زبان کی لگام چھوٹتی ہے تو سارا نظام درہم برہم اور برہم درہم کر دیتی ہے، اس لئے گھر میں زبان بھی کنٹرول میں رہنی چاہیے۔ ایک دوسرے کے بارے میں حسنِ ظنّ کا بھی احساس ہو، خوا مخواہ شک، شبہ یا تہمت کا سلسلہ نہ ہو اور زبان پر بھی لگام پڑ جائے۔ ساس، بہو، میاں، بیوی، بھاوج اور نند سب کی زبان پر قفلِ مدینہ لگ جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ گھر میں کوئی لڑائی نہیں ہو گی۔ زیادہ تر لڑائی زبان کے سبب ہوتی ہے۔ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لکھا ہے کہ "تقریباً 95 فیصد گناہ زبان کی وجہ سے ہوتے ہیں۔"[1] اللہ کریم ہم سب کو زبان کی حفاظت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میاں بیوی میں سے کوئی بد اَخلاق ہو تو دوسرا کیا کرے؟

سُوال: اگر بیوی بد اَخلاق ہو یا شوہر بد اَخلاق ہو تو ایک دُوسرے کو کیسے بَرداشت کیا جائے؟

جواب: جب بھی کوئی ایسا معاملہ ہو تو سامنے والے فریق کو، چاہے وہ زَوجہ ہو یا شوہر، خاموش رہنا چاہیے، کیونکہ اگر ایک بولنے لگے یا بداَخلاقی پر آجائے اور دُوسرا خاموش رہے تو لڑائی زیادہ دیر تک نہیں چلے گی۔ اگر دوسرے نے بھی جوابی کارروائی کی تو پھر جو ہوتا ہے بس وہی ہو گا، اِس لئے ایک دوسرے کو بَرداشت کرنا چاہیے۔ اللہ کے پیارے آخری نبی، محمد عَرَبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ "جس نے اپنی بیوی کے بُرے اخلاق پر صبر کیا تو اللہ پاک اُسے

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۶ / ۵۳۔

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا ایّوب عَلَیْہِ السَّلَام کے مصیبت پر صبر کرنے کی مِثْل اَجر عطا فرمائے گا۔ اور اگر عورت اپنے شوہر کے بُرے اَخلاق پر صبر کرے تو اللہ پاک اُسے فرعون کی بیوی آسیہ کے ثواب کی مِثْل اَجر عطا فرمائے گا۔"[1] اب دیکھیں کہ برداشت کرنے پر کتنا ثواب ہے!! اگر بیوی کی بد اَخلاقی کی وجہ سے شیطان کے بہکاوے میں آکر شوہر کہے کہ "اگر میں نے جواب نہ دیا تو میری مونچھیں نیچی ہو جائیں گی" یا اس طرح کی کوئی بات سوچے تو بعض اوقات طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے، بلکہ کبھی کبھی تو قتل و غارت گری تک معاملہ پہنچ جاتا ہے۔ جب کوئی بھی فریق بد اَخلاقی کرے تو دوسرا صبر کرے، اِنْ شَآءَ اللہ صبر کی بَرَکت سے گھر چلتا رہے گا۔

میاں بیوی کے حُقوق

سُوال: میاں بیوی کے کچھ حقوق ارشاد فرمادیجئے۔ (زوہیب عطاری۔ کراچی)

جواب: تفسیرِ صراطُ الجنان[2] میں عورت اور مرد کے حقوق سے متعلق کچھ احادیث نقل کی گئی ہیں۔[3] ایک حدیثِ پاک کا کچھ حصہ عرض کرتا ہوں۔ اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: "میں تمہیں عورتوں کے حق میں بھلائی کی وصیّت کرتا ہوں وہ تمہارے پاس مُقیّد ہیں، تم اُن کی کسی چیز کے مالک نہیں۔"[4] ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: "جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں اِیذا دیتی ہے تو حُورِ عین کہتی ہے: خُدا تجھے قتل کرے! اِسے اِیذا نہ دے، یہ تو تیرے پاس مہمان ہے، عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے گا۔"[5] مطلب یہ ہے کہ

1 ...... کتاب الکبائر، الکبیرۃ السابعۃ والاربعون، ص ۲۰۶۔

2 ...... "صراط الجنان فی تفسیر القرآن" یہ تفسیر شیخ الحدیث والتفسیر مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی تحریر کردہ ہے جو 10 جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس تفسیر میں قدیم و جدید تفاسیر اور دیگر علومِ اسلامیہ پر مشتمل کتب سے اَخذ شدہ کلام شامل کیا گیا ہے۔ جہاں احکام و مسائل کا بیان ہے اس مقام پر ضروری شرعی مسائل آسان انداز میں تحریر کئے گئے ہیں۔ حسبِ موقع اعمال کی اصلاح اور معاشرتی برائیوں سے متعلق مفید مضامین شامل کئے گئے ہیں۔ نیز مختلف مقامات پر عقائدِ اہلِ سنّت اور معمولاتِ اہلِ سنّت کی دلائل کے ساتھ وضاحت بھی کی گئی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

3 ...... صراط الجنان، ۲/ ۱۹۶۔

4 ...... ترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جاء فی حقّ المراۃ علی زوجھا، ۲/ ۳۸۷، حدیث: ۱۱۶۶۔

5 ...... ترمذی، کتاب الرضاع، ۱۹-باب، ۲/ ۳۹۲، حدیث: ۱۱۷۷۔

www.dawateislami.net

شوہر بیوی کا خیال رکھے اور بیوی شوہر کے حق کا لحاظ رکھے۔

شوہر تنگدست ہو تو بیوی کو کیا کرنا چاہیے؟

سُوال: جب مرد کی آمدنی کم ہوتی ہے تو گھر میں تنگدستی آتی ہے جس کی بنا پر گھر میں جھگڑے ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں گھر کی خواتین کا کیا کردار ہونا چاہیے۔(رکنِ شوریٰ حاجی ابو مدنی عبد الحبیب عطاری)

جواب: ایسے حالات میں خواتین کا لڑائی جھگڑے کرنا نادانی ہے، کیونکہ روزگار شوہر کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ روزی دینے والا تو اللہ پاک ہے، وہی رزّاق ہے۔ بعض اوقات تنگدستی کی ایسی صورتیں ہوتی ہیں کہ صرف صبر کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوتا، اس میں اللہ پاک کی حکمتیں ہوتی ہیں اور اس کے فوائد بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک حدیثِ پاک میں ہے: ”بے شک اللہ پاک سُوال سے بچنے والے عِیال دار فقیر کو پسند فرماتا ہے۔“[1] ایک اور روایت میں ہے: ”جب بندوں کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں تو اللہ پاک اُنہیں عِیال (یعنی اولاد) کی آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے، تاکہ اِس کے سبب اُن کے گناہ مٹا دے۔“[2] اَسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے ہیں: ”بعض گناہ ایسے ہیں جنہیں صرف اولاد کا غم ہی مٹا سکتا ہے“[3] لٰہذا صبر و ہمت سے کام لینا چاہیے۔ ایک روایت ہے: ”بعض گناہ ایسے ہیں جنہیں صرف طلبِ مَعاش کا غم ہی مٹا سکتا ہے۔“[4] یعنی کچھ گناہ ایسے ہیں جنہیں روزی روزگار کی جدوجہد اور اس کا غم (یعنی تنگدستی اور مالی پریشانی وغیرہ) ہی مٹا سکتے ہیں۔ بہرحال گھریلو آزمائش ہو، مالی تنگدستی ہو یا کسی بھی پریشانی کا سامنا ہو، ہمیشہ صبر و شکر اور قناعت کا دامن تھامے رہنا چاہیے۔

بیوی کا شوہر سے بے جا فرمائشیں کرنا کیسا؟

سُوال: گھر والوں کے پریشر کی وجہ سے بعض اوقات مرد یا تو حرام روزی کی طرف چلا جاتا ہے، کیونکہ ان کی فرمائشیں

1. ابن ماجه، كتاب الزهد، باب فضل الفقراء، ۴/۴۳۲، حديث:۴۱۲۱۔
2. مسند امام احمد، مسند السيدة عائشة، ۹/۵۰۰، حديث:۲۵۲۹۱۔
3. احیاء العلوم (مترجم)، ۲/۱۱۴۔
4. معجم اوسط، ۱/۴۲، حديث:۱۰۲۔

ختم نہیں ہو رہی ہوتیں یا اتنا ڈپریشن میں چلا جاتا ہے کہ ذہنی مریض بن جاتا ہے یا پھر خودکشی کر لیتا ہے۔ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (رکنِ شوریٰ حاجی ابو مدنی عبدُ الحبیب عطاری)

جواب: اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا چاہیے۔ اگر گھر والے زیادہ پریشر ڈالیں گے تو پھر بعض اوقات ویسا ہی ہو گا جیسے آپ نے بیان کیا۔ احیاء العلوم[1] میں ایک حدیثِ پاک ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ "بندہ اپنے والدین کی وجہ سے برباد ہو گا، گھر والوں کی وجہ سے برباد ہو گا، پھر فرمایا کہ رشتہ داروں کی وجہ سے برباد ہو گا۔ عرض کی گئی: گھر والوں اور رشتہ داروں کی وجہ سے کیسے برباد ہو گا؟ ارشاد فرمایا: تنگدستی کی وجہ سے گھر والے اُسے طعنے دیں گے۔"[2] طعنے دینا بعض اوقات غلط کاموں کی طرف لے جاتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول آپ کے لئے بہت بڑی نعمت ہے، اگر اس کی قدر کریں گے اور صحیح معنوں میں دینی ماحول میں اُتر جائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو زندگی کا لُطف بھی آئے گا، غُربت میں بھی اللہ پاک یاد رہے گا اور بے صبری سے بھی بچے رہیں گے۔

گھر میں روٹی رہے گی یا میں!! (حکایت)

"ایک بُزرگ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ جن کا نام شیخ شاہ بن شجاع کرمانی تھا آپ کی بیٹی کے لئے کِرمان کے بادشاہ نے رِشتہ بھیجا، لیکن آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ میری بیٹی ملکہ بن کر دنیا کی طرف مائل ہو جائے، آپ نے بادشاہ سے تین دِن کی مہلت طلب کی اور اِس دوران کسی صالح انسان کی تلاش کرنے لگے، دورانِ تلاش مسجد میں ایک نوجوان کو دیکھا جو عبادت میں مشغول تھا۔ آپ نے اُس سے پوچھا: تمہاری شادی ہو چکی ہے؟ نوجوان نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: شادی کرو گے؟ اُس نے جواب دیا: میں غریب آدمی ہوں، بھلا مجھ سے اپنی بیٹی کی شادی کون کرے گا!! آپ نے فرمایا: میں تمہاری شادی کرواتا ہوں، یہ دراہم لو اور ایک درہم کی روٹی، ایک درہم کا سالن اور ایک درہم کی خوشبو خرید لاؤ۔ پھر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اُس نوجوان سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا۔ جب صاحبزادی رخصت ہو کر اس کے گھر میں گئیں تو دیکھا کہ کُوزے پر ایک روٹی رکھی ہوئی ہے۔ یہ

1 ...... **"احیاء العلوم"** یہ امام غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی علمِ تصوف میں عالمی شہرت یافتہ کتاب ہے جو کہ عربی میں ہے۔ اس کا ترجمہ دعوتِ اسلامی کے شعبہ تصنیف و تالیف "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ" کے علما نے کیا ہے جس کی 5 جلدیں ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

2 ...... احیاء العلوم، کتاب آداب العزلۃ، الباب الثانی، الفائدۃ الثالثۃ، ۲/۲۹۱۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۲/۸۴۲۔ الزھد الکبیر، ص ۱۸۳، حدیث: ۴۳۹۔

دیکھ کر صاحبزادی نے کہا کہ مجھے واپس میرے گھر چھوڑ آئیں۔ نوجوان کہنے لگا: مجھے تو پہلے ہی اندیشہ تھا کہ شیخ کرمانی کی صاحبزادی مجھ جیسے غریب انسان کے ہاں نہیں رُک سکتی۔ لڑکی نے پلٹ کر کہا: میں آپ کی مفلسی کی وجہ سے نہیں لوٹ رہی، بلکہ مجھے آپ کا توکّل کمزور نظر آرہا ہے، اب اِس گھر میں یا تو یہ روٹی رہے گی یا میں رہوں گی۔ یہ سن کر اُس نوجوان نے وہ روٹی خیرات کردی۔"[1] پہلے کے لوگ ایسے نیک اور توکل والے ہوا کرتے تھے۔ اب تو پوری دیگ کو دیکھ کر بھی سوچتے ہیں کہ ساری میں ہی کھاجاؤں، ساری آسائشیں، سجاوٹیں، Tiptop اور فیشن میرے پاس ہونا چاہیے۔ آج کل تو شاید ایک ایک دو دو لاکھ روپے کا ایک جوڑا سلوایا جاتا ہے، خُدا کی پناہ! شادیوں میں اِتنا خَرچہ کیا جاتا ہے اور اِتنی ڈِشیں بنائی جاتی ہیں کہ غریب بے چارہ دیکھتا ہو گا تو دِل مَسوس کر رہ جاتا ہو گا کہ میری بیٹی کا کیا بنے گا!!

(اس موقع پر رکن شوریٰ حاجی ابو مدنی عبد الحبیب عطاری نے فرمایا:) دو لاکھ تو بہت پُرانی بات ہے۔ اب دُلہن کا لباس اور زیادہ قیمتی ہوتا ہے، بلکہ دُلہن کے ساتھ جو رِشتہ دار ہوتے ہیں، لاکھ دو لاکھ کا لباس تو اُن کا ہوتا ہے۔ اب تو دولہے کا میک اپ بھی ہونے لگا ہے اور دولہا کے لباس پر بھی لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ "ہر مصیبت میں کوئی بہتری ہوتی ہے۔" لاک ڈاون میں کئی لوگوں کا بھلا ہو گیا کہ 15، 20 ہزار میں شادی کی تقریب ہو گئی، کیونکہ شادی ہالز بند تھے اور باہر کوئی تقریب نہیں ہو پاتی تھی، یوں گھروں میں ہی تقریبات ہوتی تھیں۔ اب چونکہ سب کچھ کھل گیا ہے تو دوبارہ وہی ہو گا۔

(امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) پھر لوگ کہتے ہیں کہ جھگڑے بڑھ گئے ہیں اور بیوی رُوٹھ کر چلی گئی ہے۔ بعد میں شوہر اکیلا ٹکریں مار رہا ہوتا ہے کہ "اب کیا کروں!" کاش! یہ سب تقریبات شریعت کے مطابق ہوں، کیونکہ شریعت اور سنّت کے مطابق تقریبات کرنے میں دنیا و آخرت دونوں کی برکتیں اور بھلائیاں ہیں۔

رشتہ پسند نہ آنے پر لڑکے یا لڑکی کے عیوب بیان کرنا کیسا؟

سُوال: گھر والے جب رشتہ دیکھنے جاتے ہیں اور اگر رشتہ پسند نہیں آتا تو واپس آکر لڑکے یا لڑکی کے عُیوب بیان کرتے ہیں کہ "اُس کا ناک نقشہ ایسا ہے۔ وغیرہ" اس طرح کے عیوب بیان کرنا کیسا؟ نیز اگر لڑکی پسند نہ آئے تو کیا احتیاط کرنی چاہیے؟

---

1 ......روض الریاحین، الحکایۃ الثانیۃ والتسعون بعد المائۃ، ص ۱۹۲۔

جواب: مَاشَآءَاللہ بڑا زبردست سوال کیا ہے۔ یہ مُعاشرے کا ایک بہت بڑا ناسُور ہے کہ اگر رِشتہ پسند نہیں آتا تو اِتنی کُھدائی کرتے ہیں کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ! رشتہ پسند نہ آئے تو صرف اتنا کہا جائے کہ ہمارا ذہن نہیں بن رہا۔ یہ بھی نہ بتایا جائے کہ ذہن کیوں نہیں بنا؟ کیونکہ بے چاری لڑکی کے عیوب بیان کرنا کہ ”وہ کالی ہے، ناک ٹیڑھی ہے یا ٹانگ ٹیڑھی ہے“ یہ غیبتوں کی بھرمار ہے اور بعض صورتوں میں تو تہمت ہو گی۔ مَعَاذَاللہ لڑکی میں جو خرابی نہیں ہوتی ہو گی وہ بھی بیان کی جاتی ہو گی، تاکہ کہا جاسکے کہ ہم نے اِس لئے پسند نہیں کیا۔ اسی طرح لڑکے کی باری میں بھی ہوتا ہو گا۔ لڑکی والے جب لڑکے کو دیکھ کر جاتے ہوں گے تو وہ بھی کہتے ہوں گے کہ ”لڑکا ایسا ہے، ویسا ہے، بات کرتا تھا تو ناک میں بولتا تھا، اس کے بارے میں ہمیں یہ سننے کو ملا، وہ سننے کو ملا“ اور بھی طرح طرح کی بُرائیاں اور غیبتیں لڑکی والے کرتے ہوں گے۔ اِس لئے دونوں پارٹیوں کو مکمل قفلِ مدینہ لگانا ہو گا، ورنہ گناہوں کا ڈھیر لگ جائے گا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم دُوسروں کے عیب چُھپائیں، نہ کہ جو عیب نہیں ہیں وہ بھی ان پر مسلّط کر دیں۔ آج ہم کسی کا پَردہ رکھیں گے تو کل قیامت میں اللہ پاک ہمارا پَردہ رکھے گا اور دُنیا میں بھی ہمارے عیب چُھپائے گا۔ اللہ کریم سے عافیت کا سُوال ہے۔ اللہ کریم ہمارے عیوب چھپائے رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گاڑی کا اندرونی عیب گاہک سے چھپانا کیسا؟

سُوال: کاروں کے Showroom (یعنی دکان) میں Customer (یعنی گاہک) آئیں اور ایسی گاڑی پسند کریں جس میں عیب ہو تو کیا بیچنے والے کو عیب بتانا ضروری ہو گا؟ یا گاہک کو یہ بولنا کافی ہو گا کہ ”آپ دیکھ لو، Mechanic (یعنی کسی ماہر کاریگر) کو بلا لو، جسے دکھانا ہے دکھا دو، بعد میں ہماری ذِمّہ داری نہیں ہے؟“ کیا اس طرح گاڑی بیچ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر اس طرح گاڑی بیچنے میں کوئی چالاکی نہیں کی تو بیچ سکتے ہیں۔ اگر خریدنے والا دیکھ بھال کر خرید لے تو بیچنے والا ذمّہ دار نہیں ہے۔[1]

کیا وہیل چیئر مسجد میں لاسکتے ہیں؟

سُوال: بعض لوگ Wheel chair (معذوروں کی کرسی) مسجد میں لے کر آتے ہیں اور وہی Wheel chair باہر بھی

1 فتاویٰ ھندیۃ، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب...الخ، الفصل الثانی، ۳/۷۵ مفھوماً۔

www.dawateislami.net

گھوم رہی ہوتی ہے۔ اس بارے میں کیا احتیاطیں کرنی چاہئیں؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: جب یقینی معلومات ہو کہ یہ ناپاک پانی سے گزری ہے، تب تو مسجد میں نہیں لانی چاہیے۔ اگر اس میں کوئی مَیل کچیل نظر آرہا ہے جس سے مسجد کا فرش آلودہ ہو سکتا ہو تو بھی نہیں لانی چاہیے۔ اگر خشک ہو تو اُس کا دَار و مَدار عُرف پر ہے، جیسے لوگ حرمین شریفین میں Wheel chair لے جاتے ہیں، کیونکہ وہاں کا عُرف ہے۔ جب یہ پاک ہو تو اسے دھونے کا حکم نہیں دے سکتے کہ معذور آدمی Wheel chair کیسے دھوئے گا! ناپاک پہیے تو مسجدِ نبوی شریف کے فَرش پر گھمانے کی اِجازت نہیں ملے گی۔ ہاں! اگر ناپاک نہیں ہیں اور ناپاک ہونے کا پتا بھی نہیں ہے تو پاک ہے۔[1] سُوال کرنے والے نے ہو سکتا ہے حرمین شریفین کا منظر دیکھا ہو اور اُسی کے بارے میں پوچھا ہو، کیونکہ ہمارے یہاں Wheel chair پر کسی کو مسجد نہیں لے جاتے، میں نے بھی کبھی کسی کو نہیں دیکھا۔

دل آزاری کرنے اور دل آزاری ہونے میں فرق

سُوال: مسلمانوں کی دل آزاری کرنا کیسا؟ اور اس کا گناہ کتنا ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: مسلمان کی دل آزاری بڑا گناہ ہے اور اس میں جہنّم کا عذاب ہے۔[2] اب سمجھ تو یہی آتا ہے کہ دل آزاری کا جتنا شدید معاملہ ہو گا اتنا گناہ بھی شدید ہو گا، جیسے کسی کو اِیذا دینے والی نظروں سے گُھور کر دیکھا تو یہ بھی گناہ اور ناجائز ہے۔[3] دوسرا یہ کہ کسی کا سر پھوڑ دیا یا ہاتھ توڑ دیا تو دل آزاری اس پر بھی ہو گی، لیکن ان دونوں میں فرق ہے۔ کسی کی معمولی سی دل آزاری بھی نہیں کرنی چاہیے۔ بعض اوقات لوگ اپنی طرف سے بات بات پر کہہ دیتے ہیں کہ ”ہماری دل آزاری ہو گئی ہے“ جیسے یہ پیالہ میری مِلک ہے اور کوئی یوں کہے کہ ”یہ پیالہ مجھے دے دو، ورنہ میری دل آزاری ہو جائے گی“ تو یہ دل آزاری نہیں ہے، بلکہ یہ تو تَأَذِّیْ (یعنی اپنے اوپر اِیذا اوڑھ لینا) ہے، کیونکہ پیالہ میرا ہے اور میرے نہ دینے سے آپ کی دل آزاری ہوتی ہے تو میں کیا کروں! میں نے تو دل آزاری نہیں کی، بلکہ آپ نے اپنے اوپر دل آزاری اوڑھ لی تو یہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۳/ ۷۲۲ ماخوذاً۔

2 ...... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۵۸۱۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۳۴۲ ماخوذاً۔

آپ کا Matter (یعنی معاملہ) ہے۔ اسی طرح کوئی میرے گھر آیا اور دروازہ بجایا تو مجھے حق ہے کہ میں دروازہ نہ کھولوں، اس میں میرا کوئی بھی عُذر ہو سکتا ہے، اب اگر اُس میں دل آزاری ہو جائے یا دل ٹوٹ جائے تو الگ Matter ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی یہی ترغیب ہے کہ اگر دروازہ نہیں کھلا تو تین بار سلام کرے اگر جواب نہیں ملے تو واپس چلا جائے،[1] کیونکہ صاحبِ خانہ کی کوئی بھی مجبوری ہو سکتی ہے یا وہ کسی وجہ سے آپ سے ملنا نہیں چاہتا۔ اگر آنے والا ناراض ہوتا ہے تو اس میں دل آزاری نہیں ہے۔ یہاں تو ایسا ہے کہ کوئی دروازہ بجائے اور نہ کھلے تو کہتے ہیں: "مغرور ہو گیا ہے، بہت بڑا آدمی بن گیا ہے۔" حالانکہ اس طرح بولنے والا گناہ گار ہو گا، کیونکہ صاحبِ خانہ کو جب پتا چلے گا تو اُس کا دِل دُکھے گا۔ رات دن ہر وقت آپ سے کوئی ملتا رہے، پھر آپ کی دکان پر گاہکوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے اور وہی آپ سے ملنے آئے تو کیا آپ اُس سے ملو گے؟ نہیں ملو گے، بلکہ اُس کی طرف دیکھو گے بھی نہیں۔ اسی طرح مذہبی آدمی ہو یا چاہے جو بھی ہو، ہر ایک کی مصروفیات ہوتی ہیں، رات دن ہر کوئی فارغ نہیں ہوتا۔

شوہر مارتا ہو تو بیوی کیا کرے؟

سُوال: اگر کسی عورت کو اس کا شوہر مارتا پیٹتا، گالیاں دیتا اور طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتا ہو تو اُسے آپ کس طرح تسلّی دیں گے؟ نیز ایسی عورت اپنے گھر کو کس طرح بچائے؟ (نگرانِ شوریٰ حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری)

جواب: تالی دو ہاتھ سے بجتی ہے، شوہر پاگل نہیں ہوتا کہ مارتا پھرے۔ شوہر پہلے گالیاں دیتا ہو گا اور اُلٹ پلٹ بولتا ہو گا جس پر بیوی کی طرف سے تیز Reply (یعنی جواب) ملتا ہو گا تو ہو سکتا ہے شوہر کا ہاتھ بھی اُٹھ جاتا ہو۔ البتہ شوہر کو مارنا نہیں چاہیے، کیونکہ عورت کو اس طرح مارنے کی اجازت نہیں ہے۔ جو لوگ اپنی بیویوں کو بے تحاشا جنگلی جانوروں کی طرح مارتے ہیں دراصل وہ خود جنگلی جانور ہوتے ہیں۔ یاد رہے! اگر عورت ظلم کرتی ہے اور مرد صبر کرتا ہے تو مرد کو صبر ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح ثواب ملے گا۔ جبکہ اگر شوہر اس طرح ظلم کرتا ہے اور عورت صبر کرتی ہے تو اُسے بی بی آسیہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کے ثواب کی طرح ثواب ملے گا۔[2] اب مظلوم کو چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب کمائے۔ اگر سامنے سے ہاتھ اُٹھائے، پتھر

1 ...... بخاری، کتاب الاستئذان، باب التسلیم و الاستئذان ثلاثاً، ۴/۱۷۰، حدیث: ۶۲۴۵۔

2 ...... کتاب الکبائر، الکبیرۃ السابعۃ و الاربعون، ص ۲۰۶۔

مارے یا لڑائی کرے تو اس میں عافیت نہیں ہے۔ عافیت صبر میں ہے کہ یہ کب تک مارے گا! آخر کار ہو سکتا ہے اِسے کبھی نہ کبھی رَحم آجائے۔ ہاں! بیوی کو اپنی زبان کنٹرول میں رکھنی ہو گی۔ اگر شوہر کو اس طرح کہا کہ ”میں تجھے کچھ بولتی نہیں ہوں، صبر کرتی ہوں، ورنہ اگر اپنے بھائی سے کہوں گی تو وہ تیری ٹانگیں توڑ دے گا“ تو اِسے صبر نہیں کہا جائے گا، کیونکہ صبر میں خاموش رہنا ہوتا ہے، اس لئے کچھ بھی نہ بولے اور یہ بھی نہ ہو کہ بعد میں منہ پھُلا رہے۔ البتہ اگر آنکھوں سے آنسو نکل آئیں تو کوئی حرج نہیں۔ بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو اپنی حکمتِ عملی یعنی صبر سے جنگلی ٹائپ کے شوہروں کو قابو کر لیتی ہیں، جبکہ بعض بے چاریاں نادان ہوتی ہیں اور اپنا گھر توڑ بیٹھتی ہیں۔

کیا تقریبِ نکاح میں چھوارے لٹانا رزق کی بے ادبی ہے؟

سُوال: ہم لوگ بہت شوق سے مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ دیکھتے ہیں۔ ابھی مدنی چینل پر نگرانِ شوریٰ کی صاحبزادی کی تقریب نکاح ہوئی جس میں آپ نے چھوارے لٹائے، اسے دیکھ کر کچھ ساتھی اعتراض کر رہے ہیں کہ ”رزق کو اس طرح پھینکنا نہیں چاہیے۔“ یہ ارشاد فرمائیے کہ چھوارے لٹانے میں شرعی مسئلہ کیا ہے؟ اور اس میں کیا حکمت ہے؟

(ACNA۔پاک آرمی)

جواب: چھوارے پھینکے نہیں جا رہے تھے، بلکہ لُٹائے جا رہے تھے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ احکامِ شریعت میں لکھتے ہیں کہ ”حدیث شریف میں (چھوارے) لوٹنے کا حکم ہے اور لٹانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔“[1] لٹانا اسی طرح ہو سکتا ہے جس طرح میں نے کیا۔ ”فتاویٰ عالمگیری“ جو 400 علمائے کرام کی مل کر لکھی گئی فقہِ حنفی اور فتاویٰ کی مشہور کتاب ہے اس کے حوالے سے ”بہارِ شریعت“[2] میں لکھا ہے: ”نکاح میں چھوارے لُٹائے جاتے ہیں، ایک کے دامن میں گرے تھے اور دوسرے نے اُٹھا لئے اس کی دو صورتیں ہیں: جس کے دامن میں گرے تھے اگر اُس نے اسی

1 ......احکامِ شریعت، ص ۲۳۲۔

2 ......”بہارِ شریعت“ حضرتِ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شاندار تصنیف ہے جو 3 جلدوں اور 20 حصّوں پر مشتمل ہے۔ اِس کتاب میں عقائد، طَہارت، عِبادات، مُعاملات اور روز مرہ کے عام مسائل شامل ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تصنیف و تالیف ”اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ“ کے مَدَنی عُلَما نے سالوں محنت کر کے اِس کی تخریج کی ہے اور مکتبۃ المدینہ نے اِسے بہت خُوبصورت انداز میں 6 جلدوں میں شائع کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

غرض (یعنی مقصد) سے دامن پھیلائے تھے تو دوسرے کو لینا جائز نہیں، ورنہ جائز ہے۔“[1] اس میں چھوارے لٹانے سے منع نہیں کیا گیا، بلکہ چھوارے کس کے ہوں گے؟ اس کی صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ جب ہم درخت سے پھل توڑتے ہیں تب وہ بھی زمین پر گرتے ہیں، اسی طرح جب اناج کی کٹائی ہوتی ہے اس وقت بھی کافی اناج زمین پر ہی گر رہا ہوتا ہے، تو ہر صورت میں رزق کے زمین پر گرنے کو بے ادبی کہا جائے، یہ ضروری نہیں ہے۔ ایسا کسی ضرورت کے تحت بھی ہو سکتا ہے۔

صحت مند بے نمازیوں کے لئے درسِ عبرت

سُوال: میرے دونوں گردے فیل ہیں اور اب مجھے کورونا وائرس (Covid-19) بھی ہو گیا ہے۔ مجھے نلکیاں لگی ہوئی ہیں اور میرا واش روم آنا جانا بھی بند کیا ہوا ہے۔ یہ ارشاد فرمایئے کہ اس صورت میں میری نماز اور وضو وغیرہ کے کیا مسائل ہوں گے؟ (افضال احمد عطاری۔ برمنگھم، UK۔ ویڈیو سوال)

جواب: اللہ اکبر! اللہ پاک پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے آپ کو شفا عطا فرمائے۔ افضال بیٹے! صبر کرنا، اللہ کی رحمت پر نظر رکھنا، وسوسے مت پالنا، یہ مالک کی مرضی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ گناہ دھل جائیں گے، درجے بلند ہوں گے اور آپ جنت کی اعلیٰ نعمتوں کے حق دار ہوں گے۔ بس ہمت رکھنا۔ ایسی حالت میں بھی آپ کو نماز کی فکر ہے!! وہ لوگ جو ہٹے کٹے ہوتے ہیں اور انہیں کوئی مرض نہیں ہوتا، لیکن پھر بھی نماز نہیں پڑھتے، اُنہیں اِن سے عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ یہ غریب کس حال میں ہے! لیکن اب بھی اسے وضو اور نماز کی فکر ہے۔

بستر پر وضو اور اشارے سے نماز!!

اگر آپ کے لئے خود اٹھ کر یا کسی کے اٹھانے سے وضو کرنا ممکن ہے تو پھر وضو کر لیں۔ اگر نقاہت (یعنی کمزوری) کی وجہ سے اٹھنا نہیں چاہتے، لیکن پھر بھی کوئی آپ کی مدد کرتے ہوئے بستر پر ہی وضو کروا سکتا ہے تو وضو کر لیں۔ ایک مرتبہ میرا آپریشن ہوا تھا تو مجھے بھی ایک اسلامی بھائی بستر پر وضو کرواتے تھے۔ بہر حال! اگر وضو کر سکتے ہیں تو وضو کرنا پڑے گا۔

[1] بہارِ شریعت، ۲/ ۴۷۹، حصہ: ۱۰۔ فتاویٰ ھندیۃ، کتاب اللقطۃ، ۲/ ۲۹۳۔

www.dawateislami.net

اگرچہ اس میں تکلیف بہت ہوگی، لیکن ثواب بھی زیادہ ملے گا، کیونکہ "اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَحْمَزُھَا۔[1] یعنی افضل ترین عمل وہ ہے جس میں تکلیف اور زحمت زیادہ ہو۔" البتہ اگر آپ وضو کر ہی نہیں سکتے، یا کوئی وضو کروانے والا نہیں ہے تو پھر تیمم کر لیجئے، اگر خود تیمم نہیں کر سکتے تو کوئی دوسرا بھی تیمم کروا سکتا ہے، تیمم کے بعد آپ بستر پر ہی اشارے سے نماز پڑھ لیں، بھلے پاؤں قبلے کی طرف ہی ہوں۔ بس سر کچھ اونچا کر لیا جائے تاکہ چہرہ قبلے کی طرف رہے۔[2] اشارے سے نماز پڑھنے میں ایک خیال یہ رکھنا ہے کہ رکوع کے لئے سر جتنا جھکایا سجدے کے لئے اس سے زیادہ سر جھکانا ہوگا۔ یہ فرض ہے۔ اس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ پوری طاقت لگا کر سر جھکائیں، بلکہ تھوڑا سا رکوع کے لئے اور اس سے تھوڑا زیادہ سجدے کے لئے جھکا لیں۔ جن لوگوں کو کرسی پر نماز پڑھنے کی اجازت ہے انہیں بھی سجدے کے لئے رکوع کے مقابلے میں سر زیادہ جھکانا ہوتا ہے۔ بعض کرسیوں میں اس مقصد کے لئے لکڑی کا پھٹا لگا ہوا ہوتا ہے جس پر سر رکھ کر سجدہ کیا جاتا ہے، اس کی حاجت نہیں ہے، بس سجدے کا اشارہ رکوع کے اشارے سے زیادہ ہونا چاہیے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے ایک رسالہ چھاپا ہے جس کا نام "کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام"[3] ہے۔ یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ[4] سے Download کر کے پڑھ لیں اور کسی سے سمجھ لیں، اللہ پاک نے چاہا تو اشارے سے نماز پڑھنے میں سہولت ہو جائے گی۔ اللہ پاک ان کے حال پر رحم فرمائے اور اس اذیت سے نکالے۔ مَاشَآءَاللہ ان کی ہمت کیسی ہے کہ اس حال میں بھی انہوں نے سوال ریکارڈ کروایا ہے! بڑی بات ہے۔ ان کا نماز کا جذبہ بھی سُبْحٰنَ اللہ! اللہ ان کے صدقے مجھے پکا نمازی بنا دے اور ایسی نماز پڑھنے کی سعادت عطا کرے جو اس کی بارگاہ میں قبول ہو جائے۔ ورنہ اپنی نمازیں تو بس غفلت بھری ہوتی ہیں۔ مَاشَآءَاللہ یہ عطاری

---

1 ...... مرقاۃ المفاتیح، کتاب العتق، الفصل الاول، ۶/۵۴۹، تحت الحدیث: ۳۳۸۳۔

2 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب اذا صلی الشافعی ... الخ، ۲/۳۶۹۔

3 ...... "کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام" یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی مجلس افتاء کی پیش کش ہے جس کے 34 صفحات ہیں۔ اس رسالے میں کرسی پر نماز پڑھنے والے کے قیام کے مسائل، مسجد میں دورانِ جماعت کرسیاں رکھنے کے مقامات کا بیان، کرسی کے آگے لگی ہوئی تختی پر سجدہ کرنے کا حکم اور کرسی پر نماز پڑھنے سے متعلق دیگر احکام بھی بیان کئے گئے ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

4 ...... www.dawateislami.net

www.dawateislami.net

بھی ہیں اور ان کی داڑھی بھی پوری ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ یہ ٹھیک ہو جائیں گے، اللہ پاک بہتر کرے گا۔ بے چارے کے فیل گردے بھی چل پڑیں تو اللہ کی رحمت سے کیا بعید ہے!!

گوش، بینی اور بینائی کی شان

سُوال: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھ، کان اور ناک مبارک کی کچھ شان بیان فرمادیجئے۔[1]

جواب: اللہ کریم کے پیارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جن جن اَداؤں اور خوبیوں کو دیکھیں وہ رَبُّ الْعِزَّت کی خاص عنایت سے بدرجۂ اتم یعنی مکمل طور پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں موجود ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ رَبِّ ذُوالْجَلَال کے محبوبِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا "بال بال" باکمال ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

الغرض اُن کے ہر مُو پہ بے حد دُرُود

اُن کی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سَلام (حدائقِ بخشش)

"**مُو**" بال کو کہتے ہیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک شان کے مختلف گوشوں کو بیان کرتے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ الغرض! یعنی قصہ مختصر یہ کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر ہر بال پر بے حد رحمتیں اور درود ہوں اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ہر عادتِ کریمہ پر اللہ پاک کے لاکھوں سلام ہوں۔

اے عاشقانِ رسول! نور والے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کان مبارک کامل و مکمل تھے اور ان مبارک کانوں کی شان ایسی تھی جیسے کائنات میں کسی کو ملی، نہ ملے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہزاروں، بلکہ لاکھوں کروڑوں میل دور آسمانوں کی چرچراہٹ کو بھی سن لیا کرتے تھے،[2] حالانکہ آسمان اتنی دور ہے کہ اس تک پہنچنے کے لئے ایک گھوڑے کو 500 سال تک دوڑنا پڑے۔[3] ترمذی شریف میں ہے کہ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

2 ......ترمذی، کتاب الزھد، باب فی قول النبی: لوتعلمون ما اعلم...الخ، ۴/ ۱۴۰، حدیث: ۲۳۱۹۔

3 ......ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الحدید، ۵/ ۱۹۴، حدیث: ۳۳۰۹۔

نے ارشاد فرمایا: بے شک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور جو میں سنتا ہوں وہ تم نہیں سنتے۔[1] آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے آسمان کی چرچراہٹ سننے کی بھی روایت ہے۔[2] شہنشاہِ سخن مولانا حسن رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

اے کرم کی کان! اے گوشِ حضور
سن لے فریادِ غریباں الغیاث (ذوقِ نعت)

یعنی یارَسولَ اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! آپ بڑے فضل و کرم والے ہیں، آپ کے مبارک کان ہم جیسے غریبوں کے دکھ درد کی فریاد سن لیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کے پیارے حبیب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بینی مبارک یعنی ناک شریف لمبی، باریک اور بیچ میں قدرے بلند تھی جس پر ہر وقت نور کی بارش رہتی، نیز ناک شریف ہر طرح سے مناسب اور خوبصورت تھی۔[3] میرے آقا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہر طرح سے بے عیب تھے، آپ کا ہر عضو مناسب تھا جس پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا۔

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

اے عاشقانِ رسول! مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی مبارک آنکھیں ایسی دل کش تھیں کہ دیکھنے والا قربان ہو جائے۔ ترمذی شریف میں روایت ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی مبارک آنکھیں سرمگیں، یعنی بغیر سرمہ لگائے سرمہ لگی نظر آنے والی تھیں،[4] جبکہ پلکیں شریف گھنی اور لمبی تھیں۔[5] حضرتِ سَیِّدُنا ہند بن ابی ہالہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے مبارک اَبرو (یعنی Eyebrows) بڑے تھے اور ان پر بال شریف

---

1 ...... ترمذی، کتاب الزھد، باب فی قول النبی: لوتعلمون ما اعلم... الخ، ۴/۱۴۰، حدیث: ۲۳۱۹۔

2 ...... حضور نبیِّ کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چرچرا رہا ہے اور اس کا حق ہے کہ چرچرائے، اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! آسمانوں میں چار انگل برابر جگہ بھی نہیں کہ جہاں کوئی فرشتہ بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز نہ ہو۔ اللہ کی قسم! اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

(ترمذی، کتاب الزھد، باب فی قول النبی: لوتعلمون ما اعلم... الخ، ۴/۱۴۰، حدیث: ۲۳۱۹)

3 ...... شمائل محمدیة، باب ما جاء فی خلق... الخ، ص ۲۱، حدیث: ۷۔

4 ...... ترمذی، کتاب المناقب، باب فی صفة النبی، ۵/۳۶۸، حدیث: ۳۶۶۵۔

5 ...... ترمذی، کتاب المناقب، ۸-تابع باب، ۵/۳۶۴، حدیث: ۳۶۵۸۔

www.dawateislami.net

مناسب تھے، یعنی نہ بہت زیادہ تھے اور نہ ہی بالکل کم۔ نیز اَبرو مبارک دور سے آپس میں ملے ہوئے لگتے تھے۔[1] مبارک آنکھوں کی طاقت کا بھی کیا کہنا! صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: نبیِ پاک، سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کے وقت بھی ایسے دیکھتے تھے جیسے دن کی روشنی میں دیکھتے تھے۔[2]

ہوں کردو تو گردوں کی بنا گر جائے
ابرو جو کھچے تیغِ قضا گر جائے
اے صاحبِ قوسین بس اب رد نہ کرے
سہمے ہوؤں سے تیر بلا پھر جائے (حدائقِ بخشش)

یعنی یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے حسن و جمال اور جلال باکمال کی کیا عظمت و شان ہے اگر "ہوں" فرما دیں تو آسمان کی بنیاد ہل جائے اور اگر آپ کے مبارک ابرو پر بل یعنی ہلکا سا نشان آجائے تو فیصلے بدل جائیں۔ اے معراج کی رات اللہ پاک سے ملاقات فرمانے والے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کرم فرمادیجئے کہ ہم ڈرے ہوؤں، خوف زدوں اور کمزوروں سے بلاؤں، آفتوں اور مصیبتوں، نیز کورونا وائرس کا رخ پھر جائے۔

گردابِ بلا میں پھنس کے کوئی طیبہ کی طرف جب تکتا ہے
سلطانِ مدینہ خود آکر بگڑی کو بنایا کرتے ہیں

جلوسِ میلاد میں ڈھول بجانا کیسا؟

سُوال: کچھ لوگ جلوس میلاد میں ڈھول باجے بجاتے ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟ (احمد۔Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: جن دنوں میں جلوسِ میلاد میں شریک ہوتا تھا ان دنوں ایسا کچھ نہیں ہوتا تھا۔ اب بھی ایسا کچھ میں نے دیکھا نہیں ہے، البتہ سنا ہے کہ کچھ لوگ میوزک وغیرہ بھی جلوس میں چلاتے ہیں۔ یہ حرام اور گناہ کا کام ہے۔[3] مروّجہ ڈھول بجانا ثواب کا کام کیسے ہوسکتا ہے! بلکہ یہ تو گناہ کا کام ہے۔ زندگی بھر جشنِ ولادت منانا ایک طرف، ایک بار ڈھول بجانے کا

1 ...... شمائل محمدیۃ، باب ما جاء فی خلق...الخ، ص۲۱، حدیث: ۷۔
2 ...... دلائل النبوۃ للبیھقی، باب ما جاء فی رؤیۃ النبی، ۶/۷۵۔
3 ...... رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۵۱۔

www.dawateislami.net

گناہ ایک طرف۔ اللہ جانے ڈھول بجانے والے کتنی دیر تک بجاتے ہوں گے! ایسا گناہ اگر کبھی کسی نے کیا ہے تو پکی توبہ کریں اور جلوسِ میلاد کو نعتوں، درود و سلام اور سرکار کی آمد مرحبا کے نعروں سے مزین کریں۔ ہم تو یہاں تک مشورہ دیتے ہیں کہ ایسے نعرے بھی نہ لگائے جائیں جن سے کوئی مشتعل ہو کر پتھراؤ شروع کر دے اور آپ کا جلوس منتشر ہو، کیونکہ اس میں آپ ہی کا نقصان ہے۔ ہم کیوں ایسے حالات پیدا کریں جن سے وطنِ عزیز میں ہنگامے، فسادات، لڑائیاں اور مارا ماریاں ہوں!! بس جھومتے ہوئے عشقِ رسول میں ڈوب کر نعتیں پڑھتے ہوئے ادب و احترام کے ساتھ باوضو محتاط انداز میں جلوسِ میلاد میں شرکت کریں۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے جو جلوسِ میلاد میں اُچھل کود اور رقص کرتے ہوں گے، ایسی حرکتوں سے لوگوں کو تنقید کا موقع ملتا ہے۔

بیماری کی وجہ سے نمازِ جمعہ چھوڑنا کیسا؟

سُوال: بیماری کی وجہ سے کتنے جمعے چھوڑے جاسکتے ہیں؟ (عامر حیات۔Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: اللہ کریم عافیت نصیب فرمائے۔ اگر کوئی واقعی ایسا بیمار ہے کہ جمعہ پڑھنے نہیں جاسکتا، یا دشمن کا خطرہ ہے کہ باہر نکلے تو مار ڈالے گا، ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ گھر پر ہی ظہر کی نماز پڑھ لے۔(1) اس میں گنتی نہیں ہے کہ اتنے جمعوں میں ایسا کر سکتا ہے۔ بس یہ غور کر لیں کہ مجبوری واقعی ایسی ہو جسے شریعت مجبوری تسلیم کرلے۔ عام نمازوں میں بھی بیماری یا دشمن کے خوف کی وجہ سے جماعت کے بغیر گھر میں ہی نماز ادا کی جاسکتی ہے۔(2)

تکبیرِ تحریمہ کے بعد ہاتھ لٹکانا کیسا؟

سُوال: اگر کسی نے تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھ اٹھایا اور باندھنے کے بجائے نیچے لٹکا کر پھر ہاتھ باندھے تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟ (محمد سفیان۔Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: بعض لوگ ہاتھ لٹکاتے ہیں اور بعض لوگ ہاتھ ہلاتے بھی ہیں۔ سنت یہ ہے کہ تکبیرِ تحریمہ اس طرح ختم ہو کہ

---

1 ...... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ۳/۳۶ ماخوذاً۔

2 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/۶۲۷۔

ہاتھ بندھ جائیں۔[1] ہاتھ لٹکانا سنت نہیں ہے اور نہ ہی اس کی حاجت ہے۔ اگر ایسی عادت ہے تو ختم کرنی ہو گی۔

کیا تبرکات کا استخارہ ہو سکتا ہے؟

سُوال: ایسا معلوم ہوا ہے کہ آپ تبرکات کے تعلق سے استخارہ فرماتے ہیں کہ آیا یہ تبرک درست ہے یا نہیں؟ اس کے بعد مختلف شہروں میں دعوتِ اسلامی کے تحت ان تبرکات کی زیارت کروائی جاتی ہے۔ کیا یہ بات درست ہے؟

(محمد دانش عطاری۔ حیدر آباد)

جواب: میں نے آج تک تبرکات سے متعلق کوئی استخارہ نہیں کیا اور نہ ہی استخارے کے ذریعے تبرکات فائنل کئے جاسکتے ہیں۔ تبرکات کے شرعی تقاضے اور ہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ میں تبرکات کے استخارے کرتا ہوں اور اس کے بعد ان تبرکات کی زیارت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ غلط فہمی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت صرف عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں سال میں ایک مرتبہ تبرکات کی زیارت کا اہتمام کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ کہیں اور زیارت کا سلسلہ نہیں ہوتا۔

باڑے کے مالکان و ملازمین کے لئے مفید سوالات وجوابات

سُوال: ہمارے پاس 190 جانور ہیں اور ہم پچھلے 20 سال سے یہ کام کر رہے ہیں۔ میرے چند سوالات ہیں:

(1) جانوروں کے درمیان گھومنے کی وجہ سے کپڑوں پر گوبر لگ جاتا ہے اور پیشاب کے چھینٹے بھی پڑ جاتے ہیں جو سوکھنے کے بعد معلوم بھی نہیں ہوتے کہ کہاں لگے تھے۔ ایسی صورت میں ہمیں نماز پڑھنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

(2) ہمارے پیچھے یہاں جانوروں کا خیال رکھنے کے لئے منشی وغیرہ ہوتے ہیں۔ اگر وہ جانور کو صحیح طرح چارا اور پانی وغیرہ نہیں دیتے، یا ان پر ظلم کرتے اور مارتے ہیں تو اس کا گناہ کس کے سر ہو گا؟

(3) ہمیں دودھ نکالنے کے لئے جانوروں کو انجکشن لگانا پڑتا ہے، کیونکہ بغیر انجکشن لگائے جانور جلدی اور زیادہ دودھ نہیں ہوتا۔ کیا ہمارا ایسا کرنا صحیح ہے؟ (عبد الرحمن)

جواب: (1) آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے باڑے میں نمازوں کے لئے الگ لباس رکھ لیں اور جب نماز کا وقت

---

1 ......بہارِ شریعت، ۱/ ۵۲۲، حصہ: ۳۔

آئے تو وہ لباس بدل کر صاف ستھرے ہو کر نماز ادا کیا کریں۔

(2) اگر جانوروں کی صحیح دیکھ بھال نہیں ہوتی اور سیٹھ یہ سب دیکھ کر بھی آنکھ آڑے کان کرتا ہے کہ یار چھوڑو جانے دو تو وہ بھی اس ناانصافی میں شامل ہو گا۔ سیٹھ کو چاہیے اس چیز کی معلومات رکھے اور اگر کوئی کمی دیکھے تو طریقہ کار کے مطابق جانوروں کا خیال رکھنے والے کو سمجھائے، اگر وہ نہ سمجھے تو فارغ کر دے یا آئندہ اس سے اجارہ نہ کرے۔ الغرض جو بھی جائز طریقہ ہو وہ اختیار کرے۔ جانور پر ظلم کرنا انسان پر ظلم کرنے سے زیادہ سخت ہے، کیونکہ مسلمان ظالم کا مقابلہ کر سکتا ہے اور کورٹ میں بھی جا سکتا ہے، لیکن یہ بے زبان جانور کس سے فریاد کرے گا! بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو جانوروں کو بھوکا رکھتے اور بے دردی سے مارتے ہیں، ایسے لوگ روزِ جزا بہت مشکل میں آجائیں گے۔ نہ انسانوں پر ظلم کریں، نہ جانوروں پر ظلم کریں، بلکہ ایک کیڑی پر بھی ظلم کرنے سے بچیں۔

(3) جانوروں کو ٹیکا لگانے کے حوالے سے "دار الافتاء اہلِ سنت" کا ایک فتویٰ آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں: "بھینسوں کا دودھ بڑھانے کے لئے انہیں ٹیکے لگانے سے وقتی طور پر زیادہ دودھ تو حاصل ہو جاتا ہے، لیکن اس کی وجہ سے دودھ میں مضرِ صحت (یعنی نقصان دہ) اثرات پیدا ہو جاتے ہیں، اس لئے گورنمنٹ آف پاکستان کی طرف سے ان ٹیکوں کے استعمال کو جرم قرار دیا گیا ہے اور جو کام قانوناً جرم ہو وہ شرعاً بھی جرم ہوتا ہے، [1] کیونکہ پکڑے جانے کی صورت میں اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرنا پایا جائے گا یا گرفتاری پر رشوت دینی پڑے گی، اور ان میں سے کوئی چیز جائز نہیں، لہٰذا دودھ بڑھانے کے لئے بھینسوں کو اس قسم کے ٹیکے لگانے کی شرعاً اجازت نہیں۔" فتوے میں کچھ دلائل بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ آخر میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا ایک ارشاد ہے کہ "کسی ایسے امر کا ارتکاب (یعنی ایسا کام کرنا) جو قانوناً ناجائز ہو، اور جرم کی حد تک پہنچے شرعاً بھی ناجائز ہو گا کہ ایسی بات کے لئے جرمِ قانونی کا مرتکب ہو کر (یعنی قانونی جرم کر کے) اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعاً بھی روا نہیں۔" [2]

اللہ کریم آپ کو بَرَکت دے اور شریعت کا پابند بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۱۹۲۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۱۹۲۔

ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں ٹوکن رکھ لینا کیسا؟

سُوال: ہماری جب Client (یعنی گاہک) سے Deal (یعنی خرید و فروخت کی بات پکّی) ہوتی ہے تو ہم اس سے Token (ٹوکن) لیتے ہیں اور وہ Procedure (یعنی طریقہ کار) کے مطابق ہمیں تین دن میں پوری Payment (یعنی ادائیگی) کرتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے وہ ہمیں تین دن میں Payment نہ کرپائے تو کیا ہمیں اس کا Token رکھ لینا چاہیے یا واپس کر دینا چاہیے؟ (مدنی امین۔کار ڈیلر)

جواب: اگر وہ Payment نہیں کرتا تو آپ کو اسے Token واپس کرنا ہوگا۔[1]

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
درود شریف کی فضیلت	1	شوہر مارتا ہو تو بیوی کیا کرے؟	9
گھروں میں بدامنی کیوں ہے؟	1	کیا تقریبِ نکاح میں چھوارے لٹانا رزق کی بے ادبی ہے؟	10
میاں بیوی میں سے کوئی بداَخلاق ہو تو دوسرا کیا کرے؟	2	صحت مند بے نمازیوں کے لئے درسِ عبرت	11
میاں بیوی کے حقوق	3	بستر پر وضو اور اشارے سے نماز!!	11
شوہر تنگدست ہو تو بیوی کو کیا کرنا چاہیے؟	4	گوش، بینی اور بینائی کی شان	13
بیوی کا شوہر سے بے جا فرمائشیں کرنا کیسا؟	4	جلوسِ میلاد میں ڈھول بجانا کیسا؟	15
گھر میں روٹی رہے گی یا میں!! (حکایت)	5	بیماری کی وجہ سے نماز جمعہ چھوڑنا کیسا؟	16
رشتہ پسند نہ آنے پر لڑکے یا لڑکی کے عیوب بیان کرنا کیسا؟	6	تکبیرِ تحریمہ کے بعد ہاتھ لٹکانا کیسا؟	16
گاڑی کا اندرونی عیب گاہک سے چھپانا کیسا؟	7	کیا تبرکات کا استخارہ ہو سکتا ہے؟	17
کیا وہیل چیئر مسجد میں لا سکتے ہیں؟	7	باڑے کے مالکان و ملازمین کے لئے مفید سوالات و جوابات	17
دل آزاری کرنے اور دل آزاری ہونے میں فرق	8	ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں ٹوکن رکھ لینا کیسا؟	19

[1] اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیع نہ ہونے کی حالت میں بیعانہ ضبط کرلینا جیسا کہ جاہلوں میں رَواج ہے ظلمِ صریح ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۷/ ۹۴)

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
تفسیر صراط الجنان	ابو صالح مفتی محمد قاسم عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
نسائی	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی النسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
ابن ماجہ	امام ابو حسن حنفی معروف سندی، متوفی ۱۱۳۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۶ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
معجم اوسط	سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
الزھد الکبیر للبیھقی	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت
مرقاۃ المفاتیح	علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی القاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
دلائل النبوۃ للبیھقی	امام ابو بکر احمد بن حسین البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۸ھ
شمائل محمدیۃ	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم (مترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
کتاب الکبائر	محمد بن احمد بن عثمان الذھبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت
روض الریاحین	عفیف الدین عبد اللہ بن اسعد بن علی یافعی، متوفی ۷۶۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
احکامِ شریعت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''غوروفکر'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net